مولانا محمد عمر دین پوری کی شاعری میں

واحدانیت کا رنگ

یوسف رودینی*

Abstract:

This research article describes a vital point in Brahui poetry. This portion of Brahui literature has several factualness. Ordinary, synthetic, social, tribal, epic, revolutionary, and religious topics have been versified. This article shows the religious thoughts of Muhammad Ummer Deenpori which is well known personality of Durkhani school of thought. The core theme of this article is too aware the readers and public that today's religious scholar, learned and Mulla, Syed are reflecting the face of religion it is fact and tactless. The follower of above subjected scholar are caused to produce illiteracy in the community.

''مردوں اور عورتوں نے انسانی روپ اختیار کرنے کے ساتھ ہی اپنی ہستی کی وجود کو سمجھنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور اس جستجو میں وہ دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تصور خدا کی تاریخ کا آغاز انسانیت کے ذہن میں آنے والی اولین سوچوں کے ساتھ ہی ہو گیا۔

دراصل انسان کو سب سے پہلی حیرت متحرک چیزوں کو دیکھ کر ہوئی، بڑھتے ہوئے پودے او رجانور، زلزلے سے لرزتے ہوئے پہاڑ، آسمان شب پر محو خرام چاند اور دن کو طواف کرتا ہوا سورج ......ان سب مظاہر نے ان کے اندر کوئی ایسی ہی چیز موجود ہونے پر دلالت کی جو انسان کو اپنے اندر بھی محسوس ہوتی ہے۔ اس حرکت کو روح کا نام دیا گیا۔ بعد میں تہذیبی ترقی کے ساتھ ساتھ اس حرکت کا

*اسسٹنٹ پروفیسر پاکستان سٹڈیز یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماخذ تلاش کرنے کی کوششیں ہوتی رہیں اور روح الارواح کا تصور بنا''۔(۱)

''وحیدانیت پرستی کے آغاز کی تاریخ میں مصر کا کردار بھی بہت اہم ہے۔ایک خدا (رایارع) کی پرستش مصریوں نے اس وقت شروع کی جب دیگر سورج دیوتا کی پرستش، لافانیت پر زور، افلا کی ہی دین ہیں۔ایک قدیم مصری گیت میں توحید کا اظہار دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ تو ہر آدمی کو اس کی جگہ پر متعین کرتا ہے......اے! ابدیت کے مالک تیرے منصوبے کتنے پرشکوہ ہیں......تو میرے دل میں ہے۔یہ توحید کا پہلا واضح اظہار ہے''۔

''روز اول سے دیکھیں تو ایک طویل عرصہ سے انسان کو اس بات کا ادراک ہے کہ وہ جو اپنا خالق نہیں ہے۔اس کے والدین یا ان کے والدین کے سوا بھی کوئی ہستی ضرور ہے۔جس سے اسباب وعلل کی یہ کائنات تخلیق کی اس حقیقت کے باوجود انسان اسے دیکھ نہیں سکتا مگر اسے واجب الوجود تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

محمدؐ کے دور میں متداول ادیان، زرتشت، برہمنیت (ہندومت) بدھ مت، جابیئت، یہودیت اور عیسائیت تھے جو دوسرے مذاہب سے زیادہ اہم اور ملکی عوام کے لیے آسانی سے قابل رسائی تھے۔ ان مذہبوں کو آسمانی اور انسانوں کی جاری کردہ اصنام پرستی نیز دہریت سے بہتر تصور کیا جا سکتا تھا۔مگر ان مذاہب میں سے کوئی بھی مذہب پیغمبر اسلامؐ کے حقیقت پسند ذہن کو کیوں مطمئن نہ کر سکا''۔(۲)

''جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے۔کہ زرتشت ایک خدا، فرشتوں، اللہ کے منتخب بندہ کے لیے، الہام (یا وحی) جنت اور دیگر امور پر ایمان رکھتا تھا۔اس کی کتاب اویتا جو''زند'' زبان میں تھی کے ایک قول کے مطابق اس نے ایک بت شکن کی آمد کی پیش گوئی کی ہے جس کا نام سوشیانت (سب پر رحم کرنے والا) اور استوات اریات (لوگوں کو پستی سے بلندی پر پہنچانے والا) ہوگا''۔(۳)

''برہمنیت کے پجاری گو ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں مگر وہ خدا کے مظاہر کی بھی پوجا کرتے ہیں۔خواہ وہ اسکی تخلیق ہو یا اس کی کسی خصوصیت کا اظہار ہو برہمنوں کے مطابق دیوتاؤں کی تعداد چالیس کروڑ ہے۔دیوتاؤں کی تعداد ان کے پجاریوں سے زائد ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بدھ مت کا آغاز ہندو برہمنیت کی بت پرستی کے خلاف بطور احتجاج کیا گیا یہ کوئی مکمل نیا مذہب نہیں تھا۔ بلکہ بت شکنی کا ایک اصلاحی اقدام تھا۔ گو مہاتما بدھ نے کوئی کتاب نہیں چھوڑی مگر اس کے اقوال جو اس کے چیلوں نے جمع کیے ہم تک پہنچے ہیں۔ وہ خدا کے بارے میں خاموش ہے۔ وہ ترک دنیا اور نفس کشی کی تلقین کرتا ہے۔ گو بدھ نے بت شکنی کی تعلیم دی ہے مگر اس مذہب کے ظہور کے وقت موجودہ بت تراشوں نے خود مہاتما بدھ کے بت تراشنا شروع کر دیئے۔ اور بدھ مت بھی دوسری بت پرست مذاہب کی طرح بت پرستی کی طرف مائل ہو گیا۔ یوں خود مہاتما بدھ کے بت کی پرستش کی جانے لگی۔ یہ عجیب بات ہے کہ مہاتما نے بھی کہا ہے کہ اس نے مذہب کو مکمل نہیں کیا بلکہ ایک متریا یا متیا (سب پر رحم کرنے والا) ابھی آنا باقی ہے۔

قرآن پاک میں حسابیت مذہب کا نام تو آیا ہے مگر اس کی کوئی زیادہ تفصیل نہیں دی گئی۔ تاہم سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حسابیت بعض الہامی کتاب پر مبنی ہے۔ یہ کتاب حضرت نوح علیہ السلام پر نازل ہوئی ہو جیسا کہ دور جدید کے حسابی دعویٰ کرتے ہیں۔ اب اس کتاب کا کوئی وجود نہیں البتہ اس کے مندرجات کا لب لباب روایتی انداز میں موجود ہے اور اس مذہب کے پیروکاروں میں مروج ہے کہا جاتا ہے کہ حسابیت کے پیروکار ستاروں کی پوجا کرتے ہیں اور اس کے اثرات پر یقین رکھتے ہیں۔

قرآن پاک میں جن قدیم مذاہب کا ذکر آتا ہے۔ ان میں یہودیت کی سب سے زیادہ تفصیل دی گئی ہے۔ یہودیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دین تھا۔ قرآن یہودیوں کی کتاب تورات کو الہامی تسلیم کرتا ہے۔ مسلمان اور یہودی دونوں توحید پرست ہیں اور مسئلہ توحید میں انکے درمیان کوئی نزاع نہیں۔" (۴)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیت کو دوسرے ادیان کی نسبت بعض مستثنیات کے ساتھ رحیم تر پایا، قرآن پاک از خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کلام اللہ تھے۔ روح اللہ تھے، وہ مسیح تھے۔ خدا کے رسول تھے اور جو کسی بھی دوسرے مذہب نے عیسائیوں کے بارے میں تسلیم نہیں کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔وہ ایک عفت ماب کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے۔گوان کا کوئی باپ نہ تھا۔وہ اللہ کا ایک معجزہ تھے ۔جو اس کی قدرت مطلقہ کا اظہار تھا قرآن یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر کتاب ''انجیل'' نازل کی۔اس کے باوجود عقیدہ تثلیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دینا اور مریم پوجا (عیسائیوں کا ایک فرقہ حضرت مریم کی بت کی پوجا کرتا ہے) کے باعث آنحضرتؐ کو اس مذہب میں بت پرستی نظر آئی۔قرآن حکیم نے اس بات پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔عیسائیوں نے اپنے پادریوں کو خداوند قرار دے دیا ہے۔''(۵)

''بعض قوموں کو خدا کی توحید بلکہ خود خدا کے باب میں بڑا سخت مغالطہ دنیا میں شر و باطل کے وجود سے پیش آیا ہے۔ان کی نظر باطل کے جھاگ پر جم گئی اور اس جھاگ کے نیچے جو حق کا مکھن تھا وہ ان کو نظر نہ آسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ یا تو سرے سے کسی عزیز و رحیم اور پاک و قدوس خدا کے وجود سے ہی منکر ہو گئیں یا مانا تو یہ مانا کہ یہ دنیا بہت سے خون آشام دیوتاؤں کی لیلا ہے اور وہ اس کو پیدا کر کے دور بیٹھے ہوئے اس کے مصائب و شدائد اور اس کے دکھوں اور آفتوں کا تماشا دیکھ رہے ہیں یا پھر یہ کیا کہ خیر و شر اور نور و ظلمت کے الگ الگ خدا ٹھہرا لیے اور دنیا کو ان متضاد قوتوں کی ایک رزم گاہ بنا دیا یہ غلط فہمی قدموں کو محض قلت تدبر، قلت جبر اور ظاہر بینی کی وجہ سے ہوئی۔نہ انہوں نے اس دنیا کے اصلی مزاج و قوام کو پہچانا۔اور نہ حق و باطل کی اس آویزش کے اندر حق کے غلبہ کا مشاہدہ کیا۔قرآن نے ان تمام اوہام کی نہایت تفصیل کے ساتھ تردید کی ہے''۔(٦)

''اسلام کا پہلا رکن شہادت ہے **''لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ''** یہ محض خدا کی ہستی کی توثیق نہیں بلکہ اس امر کو ماننا بھی ہے کہ اللہ واحد اور مطلق حقیقت ہے۔یہ شہادت دینے کے لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ کو ہی اپنی زندگی کا مرکز و محور بنائیں۔''(۷)

علامہ محمد عمر دین پوری نے بھی اپنی شاعری کی ابتداء حمد سے کی ہے۔

دھنور ب اس کرے تو ما جہان تن

دریاؤمش زمین و آسمان تن

ننا پیدا نفع نقصان اوڑتو

ارے ہم کل ناروزی ہموڑتو

ملخ مورینک ودہن ءُ بے شمار پین

حسابان زیاتو تونڑے لکھ بیان کین

ارے اولا دشریک اف اودشریکس

سلپیک مخفی اوڑان ہمپے ذرینکس

نفع نقصان چارے ہیتان نم

کہ دھنا قادر آن نم مسورے گمُ (۸)

اردو ترجمہ

۱۔ رب تخلیق دو جہاں ہے، دریا، پہاڑ، زمین اور آسمان پیدا کیا

۲ فنا اور پیدا کرنا، نفع اونقصان دینا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ سب کا رازق ہے۔

۳ ٹڈی، چیونٹی اور بے شمار حشرات پیدا فرمایا جو شمار سے باہر ہیں۔ اگر چہ ہم لاکھ بیان کرے۔

۴۔ وہ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس سے کوئی بات مخفی و پوشیدہ نہیں ہے

۵۔ اے مشرکو! تم تو پیروں سے نفع اور نقصان کا ہونا سمجھ بیٹھے ہو۔ کہ اس طرح مجھے قادر سے تم دور گم ہو کر رہ گئے ہو۔

مشاق مدینہ کا پہلا نظم حمد ہے جو صفحہ نمبر ۲۔۳ پر ہیں۔ اس کے ۲۰ اشعار ہے۔ اس میں اللہ کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اللہ مالک ہے، رازق ہے، تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے۔ لہذا سب کو چھوڑ کر صرف اور صرف ایک ہی اللہ کی عبادت اختیار کرو

اول وصف ارے خلاق نا

الےّ پینے نی سریال سر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ناما لک دو جہاں رازق نا

اتّے پینے نی سریال سر

☆

میانع ہر گڑا نارب ءِ

اتّے کپہ ئب ئب ءِ

داڻی ہر کس ءِ ادب ءِ

اتّے پینے نی سریال مر(۹)

اردو ترجمہ

ا۔اول خالق کی تعریف اور ثناء ہے۔ایک اللہ کی عبادت کرو۔

۲۔ تیرا مالک اور رازق اللہ ہے۔

۳۔ ہر ایک چیز کا مانع رب ہے۔دنیا کو چھوڑ کر اور اس کے پیچھے مت پڑ۔

۴۔ اس میں ہر ایک کو ادب ہے۔تو دانا بن......

خصوصا دنیا اور علماء کی عمومی روش سے پریشان و نالاں اور بیزار تھے۔اس لیے وہ اپنی شاعری میں ان موضوعات کی جانب بھی اشارے کرتے ہیں۔

لیکن داہیت ظاہرے وپاشے ہر گوشے دنیا

خوارے دین دو آن ملا سید وسڑ دارنا

یاالٰہی جاہل بے دین ومنافق آتے ان

تینا فضل وکرم توئے ونگاہ تو کرکنے

یاالٰہی حاسد آ ہم جنس ملاتے آن نی

تنیں امان او فتا فساد آن صلحئی تو کرکنے

منافق آ تائے دو آن کرفپہ دین پورے ویرآن

ہندادے دعانناہردم نی اس خواہوک ارین جغرآن

اردوترجمہ:

ا۔ مگر یہ بات دنیا کے کونے کونے پر ظاہر ہے کہ دین صرف اورصرف ملا' سید اور سرداروں کے ہاتھوں خوار ہے۔

۲۔ اے اللہ تعالیٰ! مجھ کو جاہل' بے دین اور منافقین کے فریب سے اپنے فضل سے محفوظ رکھ۔

۳۔ یا الٰہی! مجھے ہم جنس حاسدین ملاؤں کے شر وفساد سے امان دے کر اصلاح پسندوں میں شامل کر۔

۴۔ منافقین کے ہاتھوں دین پوری کو برباد نہ کیجئے۔ ہمارے ہردم یہی دعا ہے کہ تو ہمارے لیے ہے' دل وجان سے تجھے ہی چاہتے ہیں.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محاصل

علامہ ایک باعمل عالم دین تھے ان کے علم اور عمل کا ایک نمایاں اور خاص پہلو یہ بھی ہے کہ صرف اثبات توحید کے معاملے میں کسی مصلحت اور چشم پوشی کے قائل نہ تھے۔ شعراء کرام نے ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت او عظمت کو حمد کی صورت میں بیان کیا ہے۔ حمد کا موضوع اتنا وسیع ہے جس قدر اللہ تعالیٰ اور اس کی کائنات حمد کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور عظمت، قدرت کا بیان ہوتا ہے۔ حمد عشق الہیٰ میں ڈوب کر لکھی جاتی ہے۔ اسی لیے حمد کے لیے ضروری ہے کہ حمد رسمی نہ ہو بلکہ شاعر ذات باری تعالیٰ کے عشق میں ڈوب کر حمد لکھے۔ شاعر کا لہجہ مودب ہو لہجے میں عجز و انکسار نمایاں ہو۔ زبان پاکیزہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شاعر خدا کی عظمت اور رحمت بیان کرنے کے بعد اس سے مغفرت اور امت کے لیے دعا گو نظر آتا ہو۔

حمد براہوئی شاعری کی قدیم ترین صنف ہے۔ براہوئی شاعری میں لوک گیتوں سے لیکر آزاد نظم میں حمد کی خصوصیات نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ براہوئی زبان کے پہلے صاحب دیوان شاعر مولانا ملک داد قلاتی نے اپنے دیوان کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کیا ہے ملک داد قلاتی سے لیکر جدید شعراء تک ہر شاعر نے ایک نئے انداز اور نئے رنگ میں حمد لکھنے کی کوشش کی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حوالہ جات

۱۔محمد طفیل،''نقوش رسول نمبر''،ادارہ فروغ اردو لاہور،۱۹۸۲ء پنہ۵تا۶

۲۔........................ایضاً........................ پنہ۵۳۵

۳۔........................ایضاً.................. پنہ۵۳۷

۴۔........................ایضاً........................ پنہ۵۳۹

۵۔........................ایضاً........................ پنہ۵۴۱

۶۔........................ایضاً........................ پنہ۲۸۵

۷۔کیرن آرم سٹرانگ/مترجم یاسر جواد،''خدا کی تلاش''،نگارشات ٹیمپل روڈ لاہور،۲۰۰۲ء پنہ۱۳۵

۸۔دین پوری محمد عمر،''مشتاق مدینہ''(باردوم)،براہوئی اکیڈمی کوئٹہ،۲۰۰۱ء پنہ۲

۹۔دین پوری محمد عمر علامہ،''مونس مشتاق''،مکتبہ درخانی ڈھاڈر،۱۹۱۶ء پنہ۲۹

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com